(١٦٥)

حقوق سب محفوظ ہیں

# اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

جلد ۱۳

نمبر چہارم لغایت ہفتم
و نمبر یازدہم و دوازدہم

بابت ۱۸۹۰ء مطابق سنہ ۱۳۰۸ ہجری

اِس دفعہ کی اشاعت میں تین مضمون جداگانہ نکلے ہیں۔

(۱)

## فتوےٰ علماے پنجاب و ہندوستان

(بحق)

## مرزا غلام احمد ساکن قادیان

جو اس مجموعہ چھ نمبروں (۴-۵ و ۶ و ۷- و نمبر ۱۱ و ۱۲) میں چھپا ہے۔ اِن چھ نمبروں کی قیمت روساے عظام سے ۱۰ عام اغنا سے (ے) متوسط اہل وسعت ۱ کم وسعت لوگوں سے عہ ہے۔ جو خرید کر مفت بانٹے اُس سے ایکروپیہ عہ۔

(۲)

## مباحثہ لدھانہ

جو تین نمبر (۸-۹-۱۰) میں چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا ۱۲ روپیہ ۱۰ روپیہ عہ۔ ۱۲- ا ر ۸

(۳)

## جواب فیصلہ آسمانی

جو علیحدہ بطور رسالہ کے چھپا ہے اور اسکی قیمت حسب شرح مراتب بالا ۱۰- لعہ- عہ- عہ- ۸

### مژدہ

ہمارے محب جمیل فاضل جلیل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس علیگڈھ کا مسلمانوں کو ممنون ہونا چاہیے۔ کہ انہوں نے کادیانی کے رد میں ایک رسالہ تالیف فرمایا اور اپنے خرچ سے چھپوایا ہے جسکا نام ہے اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح اور اس منت و احسان کا یہ شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس رسالہ کو خرید کریں اور اس کی قیمت آیندہ رد کادیانی کے لیے مدد دیں۔ اسکی قیمت معہ محصول ڈاک ۳ ہے۔ یہ رسالہ مصنف سے اور دہلی کے مطبع انصاری سے مل سکتا ہے۔

### مژدہ دیگر

مثنوی عطاء تو بلقاء تو اور صدا دہلی جواب عیث بھی اسی مطبع انصاری سے جسکی قیمت ... ہے ... یہ نظم ... دہلی ... فروخت ہے

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ (اسلامیہ پریس لاہور میں طبع ہوا) - بٹالہ ضلع گورداسپور

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ahmadimuslim.de

# فتویٰ علماء پنجاب وہندوستان

بحق

# مرزا غلام احمد ساکن قادیان

## تمہید

کادیانی* نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں اپنے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کیا تو اس سے اہل اسلام کی پبلک میں ایک عام شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اس دعوے کی توضیح کے لئے اس نے ایک رسالہ توضیح مرام مشتہر کیا۔ تو اس نے اس شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا۔ اور خوب بھڑکایا۔ کیونکہ فتح اسلام میں تو اسنے مسیح موعود ہونیکا دعوےٰ کیا تھا۔ توضیح مرام میں اپنے نبی ہونیکا بھی دعوےٰ کیا۔ اور علاوہ بران بہت سے عقائد کفریہ کا اظہار کیا۔ جو عقائد اسلام کے بالکل مخالف ہیں۔ اور عقائد نیچریہ۔ فلاسفہ۔ ہنود۔ یہود و نصاریٰ کے عین مطابق و موافق۔ اس رسالہ کی شاعت سے وہ شور بڑہا تو اسکے ازالہ کے لئے اسنے ایک اور رسالہ ازالہ اوہام کے بعض حصص و مضامین کو اپنے حواریون میں متداول کیا۔ اور انہون نے بذریعہ رسائل و مجالس انکو پبلک میں مشتہر کیا۔ ان مضامین نے اس شور کی بھڑکتی ہوئی آگ پر کیروسن آئیل (مٹی کا تیل) ڈالدیا۔ کیونکہ اس رسالہ میں اسنے دعوی مسیحیت اور نبوت کے ساتھ رسالت کا بھی دعوی کیا ہے۔ رسالت بھی کیسی! جسکی بشارت و شہادت نص قرآن (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد) میں آچکی ہے۔ اور علاوہ بران بہت سے کفریات کا ڈھیر لگا دیا۔ معجزات حضرت مسیح وغیرہ انبیاء سے بتاویل و تحریف انکار کیا حضرت مسیح وغیرہ انبیاء خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب اتقیاء اور انکے اتباع باصفا پر علم و فہم میں فوقیت کا دعوی کیا اور ان سب کی توہین کا ارتکاب کیا پھر تو وہ شور عالمگیر ہو گیا اور چارون طرف سے نعرہ تکفیر و نفرین بلند ہونے لگا۔ ان رسائل کی تحریر سے پہلے کادیانی نے اچھا اثر نہ دیکھا۔ تو اشاعت رسالہ توضیح مرام ہی کے وقت سے حیلہ مباحثہ کا بھی اشتہار دیدیا۔ اور اشتہار ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء میں یہ مشتہر کیا کہ علماء وقت جب میرے ان عقائد و مقالات میں جنکو وہ کفر و گمراہی سمجھتے ہیں۔ مجھسے مباحثہ نکرلیں تب تک اپنی زبان کو تکفیر اور طعن سے روک رکھیں۔ اور اس مباحثہ کو ایسی پیچیدہ [illegible] سے اسکا مقصود یہ تھا کہ جتنے [illegible] انکی اتباع اور ناواقف دونون تک مباحثہ ملتوی رہے اور ٹل سکے اتنے ہی دن طعن و تکفیر سے لوگوں کی زبان بند رہے [illegible] مگر کادیانی سے بجز گریز و حیلہ مسلمانون پر مبرہن ہوتا رہے۔ علماء وقت نے وقتاً فوقتاً اسکی ناجائز شروط کو ابطال اور جائز کی تسلیم و قبول سے مباحثہ کرنے کے لئے مستعد ہوکر اظہار کیا۔ اور لودھانہ کے مقام میں ہمارا اس سے مباحثہ کرا دیا جسکی کسیقدر کیفیت نمبر ۶ جلد ۱۳ میں شائع ہوئی ہے۔ اس مباحثہ میں جو اسنے شکست و ہزیمت پائی وہ ناظرین پرچہ ہذا سے مخفی نہوگی۔ جو اسکا اصلی منشار و مقصود تھا۔ کچھ ظہور میں نہ آیا۔ یہانتک کہ قضا و قدر نے اسکو اس دوڑنے اور بھاگنے کے ساتھ جیر اہار کے شکنجہ میں پھنسا دیا۔ مگر اسکی دلیری اور بہادری کو دیکھو اور اسپر صد آفرین کہو کہ شکست پاکر بھی وہ دعوے مباحثہ سے دست بردار نہوا اور قد اشتہار ۲۳ اگست ۱۸۹۱ء کیمطابق [illegible] پھر مدعی مباحثہ ہوا اور دہلی جا کر خم ٹھونک کر کھڑا ہو گیا۔ اسپر دہلی پہنچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور اسکی جملہ شروط جائزہ کو منظور کرکے مناظرہ مباحثہ کا اشتہار دیا گیا تو پھر اپنے مباحثہ سے انکار کیا جسکی تفصیل نمبر ۷ جلد ۱۴ میں ہے۔ مگر پھر اسکی شرم و حوصلہ کو دیکھو اور اسپر ہزار آفرین کہو کہ دہلی سے بھاگ کر کادیان میں بیٹھکر وہ اس شکست و ہزیمت کو بھول گیا۔ اور ایک آسمانی فیصلہ (جو در حقیقت شیطانی فیصلہ ہے) اسنے لکھ مارا۔ اور اسمیں پھر مباحثہ کا مدعی بن بیٹھا ہنگامہ [illegible] اسکا اور اسکا الزام علماء وقت پر قائم کیا۔ اسپر لاہور و سیالکوٹ پہنچکر اسکا تعاقب کیا گیا۔ اور متعدد نوٹسون کے ذریعہ اسکو مباحثہ کیطرف بلایا گیا۔ مگر وہ میدان مباحثہ میں نہ آیا۔ بلکہ جہان خاکسار پہونچا وہان سے وہ فوراً بھاگا جسکی کیفیت نمبر ۱۰ جلد ۱۴ میں ہے۔ خاکسار ابتداء ہی سے اسکی بیجا اور ناممکن الوقوع شروط کو پیش کرنے سے اسکے مباحثہ سے مایوس ہو چکا تھا۔ مگر قطع حجت کادیانی کی غرض سے لودھانہ کے مباحثہ تک اسکے حق میں تمام علماء اہل اسلام کی رائے ظاہر و مشتہر کرنے سے رکا رہا۔ اور جب لودھانہ کے مباحثہ کو وہ ناتمام چھوڑ کر بھاگا۔ اور اور بھی مایوسی نے جلوہ دیکھایا تب خاکسار نے بمقام دہلی پہونچکر ایک استفتاء مرتب کیا جسمین کادیانی کے خیالات و مقالات درج کرکے انکی تصدیق و شہادت کے لئے اصل عبارات اسکی تصنیفات کو بقید صفحات نقل کر دیا۔ اور اس استفتاء کا جواب بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا و شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ سے حاصل کیا اور پھر ایک خاص سفر از دہلی تا بقریب کلکتہ و بھوپال وغیرہ اختیار کرکے اکثر شہر و بلاد ہندوستان کے علماء و فضلاء مختلف مذاہب کا توافق رائے حاصل کیا پھر لاہور پہنچکر اس استفتاء اور اسکے جواب کو رسالہ کیصورت چھپوا کر اور مقامات ہندوستان و پنجاب میں جہان خاکسار خود نہیں پہنچا تھا۔ متداول کیا اور اسپر سکنا ان مقامات کی شہادات و تائیدات کو ثبت کرایا۔ یہ فتوی مدت سے محل اتفاق علماء ہندوستان و پنجاب ہو چکا تھا مگر اسکی اشاعت [illegible] اسوجہ سے توقف و التوا ہوا

* [illegible]

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

اگر کادیانی کو ان باتون کی نسبت جنکو علماء وقت نے کفر وضلالت کادیانی پر دلیل ٹھرایا ہے۔ کچھ عذر ہو تو اسکو مجمع علماء مین پیش کرے۔ اور انہین وہ مباحثہ کرنا چاہتا ہے تو کرے۔ اور اس رسالہ تکفیر وتضلیل کو جو باتفاق علماء اسکے لئے تیار کیا گیا ہے کسی حیلہ سے ٹلا سکتا ہے تو ٹلادے یعنی ان باتونکا اپنی تصانیف مین پایا نجانا۔ یا اگر وہ انمین موجود ہین تو انکا موجب کفر وضلالت نہونا ثابت کردے۔ (آخری دفعہ اس امر کی طرف اسکو جواب فیصلہ آسمانی مین بلایا گیا۔ اور اس جواب کو چھاپ کر اسکے پاس بھیجا گیا۔ اور بانتظار مدت جواب تک اشاعت فتوے کو ملتوی کیا گیا۔ مگر پھر بھی اسنے اسطرف رخ نکیا۔ اور مباحثہ کا نام لینا ہی چھوڑ دیا۔ لہذا اس فتوی کا اب عام اہل اسلام مین مشتہر کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔ فتوی سے پہلا چند تمہیدی امور کا بیان ضروری ہے۔ ناظرین پہلے انکو ملاحظہ فرمائینگے تو فتوی سے زیادہ حظ اٹھائینگے۔

امر اول اس مجموعہ فتاوی مین گو کادیانی کی بڑے زور وشور سے تکفیر ہوئی ہے۔ مگر اصل سوال اور اسکے پہلے اور اصل جوابمین کو کادیانی سے تعرض نہین ہوا اصل سوال صرف یہ ہے کہ عقائد کادیانی مندرجہ سوال اسلامی عقائد ہین یا نہین۔ اور ان عقائد مین کادیانی پابند وپیرو اسلام ہے یا اسکی پابندی سے خارج۔ اور ایسے عقائد والا۔ ولی۔ مجدد۔ ملہم۔ محدث ہو سکتا ہے۔ یا وہ ان عقائد کے سبب دجال کہلانے کا مستحق ہے۔

اسکا اصل جواب جو حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی طرف سے ہے۔ صرف یہ ہے۔ کہ یہ عقائد اسلامی نہین اور کادیانی ان عقائد مین پابندی اسلام سے خارج ہے۔ اور ایسے عقائد والا محدث۔ مجدد۔ ملہم۔ ولی نہین ہو سکتا۔ بلکہ منجملہ دجالین ایک دجال ہے۔ اسی جواب کی تائید وشہادت مین جو اور فتوے وجوابات لکھے گئے ہین۔ انمین بڑے زور وشور سے کادیانی کی تکفیر ہوئی ہے۔ اصل سوال اور اسکے پہلے جواب مین اس تکفیر سے اس غرض سے تعرض نہین کیا گیا۔ کہ اس جواب مین کسی شخص کا اختلاف نہو۔ اسمین کادیانی اور اسکے عقائد کا کم سے کم درجہ حال وحکم بیان ہوا ہے۔ تاکہ اس سے اور کوئی کمی نکسے۔ زیادتی جسقدر کوئی مناسب سمجھے عمل مین لاوے۔ یہی وجہ ہے کہ جو علماء کادیانی کو کسی خاص وجہ سے کافر نہین کہتے صرف مبتدع وگمراہ جانتے ہین انہون نے بھی اس جواب سے اتفاق کیا۔ اور اسکے عقائد کو خطا وگمراہی قرار دیکر یہ ظاہر کیا کہ وہ عقائد اسلامی عقائد نہین۔ اور جو علماء اسکو کافر ومرتد۔ زندیق۔ ومنافق جانتے ہین انہون نے اصل جواب پر بہت کچھ بڑھایا اور اسکو اچھی طرح کافر بنایا۔ اور دل کھولکر اپنی علم وقلم کا زور دکھایا۔ [illegible] خیالات کے مسلمین جو نیو فیشن کے مہذب کہلاتے ہین۔ اور وہ لفظ کفر وکافر کے استعمال کو خواہ کیسا ہی بامحل وحسب موقع ہو کسی حال مین پسند نہین کرتے اور وہ دنیا مین کسیکو منکر انبیاء علیہم السلام ہو خواہ منکر قطعی احکام حلال وحرام کافر نہین جانتے اور موجودہ قیود واحکام اسلام کو ان سولائیز غیر مہذب اور وحشی اقوام اور ملکون کی لئے مخصوص مناسب سمجھتے ہین۔ اور اسوقت کے مہذب اقوام کو ان قیود سے آزاد خیال کرتے ہین۔ (۲) پرانے خیالات کے مسلمان جنکو قسم اول اولڈ فیشن کہتے ہین اور وہ بلا چون وچرا احکام وہدایات اسلام پر ایمان لاتے ہین۔ وہ فتوی کفر سے ایسے ڈرتے ہین جیسے نیو فیشن کے مہذب غیر مہذب قیود کو توڑتے ہین)۔ لائق ملاحظہ ہے۔ قسم اول صرف اصل سوال اور اسکے پہلے جواب کو دیکھین۔ اور کادیانی کے اقوال وعبارات کا قرآن وحدیث کے بیانات سے مقابلہ وموازنہ کرکے کادیانی کو کافر نسمجھین مرتد بھی اتنا تو کہین۔ کہ جو عقائد ومقالات انسے ظاہر ہوئے ہین وہ اسلام کے عقائد نہین ہین۔ اور اگر ہمین انکو کچھ خلاف ہو تو اس سے ہمکو آگاہ کرین۔ اور قسم دوم کے مسلمان ان سب فتوون کو اول سے آخر تک ملاحظہ کرین اور اس ذریعہ سے کادیانی کی کفریات پر مطلع ہو کر اس سے اپنے ایمان کو بچاوین۔ یہہ فتوے ان ہی اخوان دین کی صیانت اعتقاد کو دیے ہین۔ پہلی حضرات تو خود مفتی ہین وہ تو ایسے ایسے فتوی اپنی عقل سے یا لاز اوف نیچر (قوانین قدرت) سے بنا سکتے ہین انکو ان فتوون کی چندان حاجت نہین مگر ہان وہ اس مجموعہ کو ملاحظہ فرمائین گے تو ہم پر بار منت واحسان رکھینگے اور ہم انکے ممنون احسان ہونگے۔ امر دوم یہ فتوے کسی خاص شخص یا فرقہ کی رای نہین ہے۔ بلکہ تمام قوم اہل اسلام کی پبلک اوپینین (عام رای) ہے یہی وجہ کہ اسمین مختلف فرقہا وطرق کے فقرا علماء حنفی۔ شافعی۔ اہلحدیث اہل فقہ مقلدین۔ تارکین تقلید اہل سنت۔ اہل تشیع سب کی تحریرات وجوابات شامل ہین۔ لہذا یہ فتوی شخصی طرفداری یا پارٹی فیلنگ کی تہمت سے بری ہے۔ اور اسپر وہ الزام عائد نہین ہو سکتے جو شخصی یا کسی خاص فرقہ کے فتوی کی نسبت عائد کئے جا سکتے ہین۔ کہ وہ شخصی عناد یا پارٹی طرفداری پر مبنی ہین۔ ایک یا دو اشخاص یا ایک فرقہ پر تو گمان عناد وطرفداری وخطاکاری ہو سکتا ہے صدہا اشخاص اور تمام فرقون پر یہ گمان کیونکر ہو سکتا ہے۔ امر سوم۔ اس فتوی پر بعض ایسے اشخاص کے دستخط وشہادات بھی ہین جنکو ہم عالم لائق افتا نہین سمجھتے۔ انکی دستخط صرف ان لوگون کی نمائش وطمانیت کے لئے کرائی گئی ہین جو انکے پیرو ہین اور انکے اتفاق سے ان لوگون کی ہدایت متصور ہے۔ اور بعض مولوی مفتی قاضی واعظ مشہور ہین اور انکی دستخط اس فتوے پر نہین ہوئی۔ اس سے کوئی یہ نسمجھے کہ وہ اس فتوے کے مخالف یا کادیانی کے معتقد ہین۔ انکی دستخط نہونے کی وجوہ مختلف ہین۔ بعض تو مخفی ایسے ہین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

دہ میں پانچ روپیہ یا اس سے کمتر پیکر جو کوئی چاہے فتوی لکھہ دیتے ہیں - لہذا انکے دستخط اور مہرون کو عموما حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا اور خود غرضی پر مبنی خیال کیا جاتا ہے - اس لئے ہمنے انسے دستخط کرانا مصلحت نہ سمجھا بعض ایسے ہیں کہ عقائد کادیانی کو برا کہتے ہیں مگر کادیانی کے حواری حکیم نورالدین رکن ریاست جموں کے لحاظ اور حصول موقعات کی طمع سے جرئت نہیں کرتے بعض ایسے بھی ہیں جنکی طرف ہمنے رجوع ہی نہیں کیا - اور انکے پاس فتوے نہیں بہیجا -

امر چہارم - ان جوابات و شہادات کی ترتیب (تقدیم و تاخیر) میں رتبہ و درجہ اہل شہادات کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا کیفما اتفق (جیسا اتفاق ہوا) شہادات کو درج کیا گیا - اس سے کوئی مقدم الذکر کا افضل ہونا اور موخر کا مفضول ہونا نہ نکال لے - امر پنجم - کادیانی اور اسکے اتباع اس فتوی کے جواب میں یہ تین باتیں کہہ سکتے ہیں - اور کہینگے - اول یہہ کہ جو باتیں ہمارے ذمہ لگائی گئی ہیں - ہمنے نہیں کہیں دوسری بات (جو پہلی کے مخالف ہے) یہ کہ ہاں کہے تو ہیں مگر انکے معنے اور ہیں - تیسری بات یہہ اس قسم کے فتوی علما ہمیشہ ایک دوسرے پر لگاتے چلے آئے ہیں مگر آخر وہ فتوی نامعتبر سمجہے گئے - اور جنکے حق میں وہ فتوی لگائے گئے وہ مقتدا تسلیم کئے گیے - ان باتوں کا جواب حسب تفصیل ذیل ہے - اول کا جواب جن باتوں کو کادیانی کے ذمہ لگایا گیا ہے - ان باتوں کے ثبوت میں ہمنے اصل عبارات کادیانی کو نقل کر دیا ہے وہ عبارتیں اسکی کتابوں میں نہ نکلیں اور انکی نقل میں ہماری غلط بیانی ثابت ہو تو فی عبارت ایک سو روپیہ جرمانہ دینے کو ہم حاضر ہیں - مگر اس امر کا تصفیہ مجرد انکار کادیانی اور اسکے اتباع سے نہیں ہو سکتا انکا یہ انکار محض کذب ہے اور کذب انکی عرب اور ایک عمل درآمد کا اصل اصول ہے - اسکے تصفیہ کے لیے ایک مجلس کا منعقد ہونا ضروری ہے - جسمیں ہم ان عبارات کا تصانیف کادیانی میں پایا جانا ثابت کریں - اور وہ انکار کی رجہ تاوے - اور روز روشن میں آفتاب کو چہپا کر دکہا دے - دوسری بات کا جواب بہی اسکا تصفیہ بہی اسی مجلس میں ہو سکتا ہے - اس مجلس میں اگر انکی عبارات کے وہ ظاہری معنے بشہادت لغت و محاورہ اہل لسان نہ نکلے جو مفتیوں نے سمجہے ہیں تو اسپر بہی ہم فی عبارت سو روپیہ جرمانہ دینگے حاضرین کادیانی ان عبارات کے جو معنے چاہے بنا سکتا ہے - جو شخص تحریر [illegible] شاعر کا مصداق [illegible] یا خاص فرقہ کیطرف سے نہیں ہے - اسلیے وہ ان سابق فتوون کی نظیر نہیں ہو سکتا - جو ایک شخص یا ایک فرقہ نے اپنے مخالف شخص یا فرقہ کے حق میں لگائے ہیں اور وہ شخص عنادیا پارٹی طرفداری کے سبب غلط نکلے - بلکہ یہ تمام اہل اسلام کا جمہوری فتوی ہے - اس فتوی کا آخر کو غلط و نامعتبر نکلنا کوئی شخص تجویز کرے تو زمانہ سابق میں اسکی کوئی نظیر بتاوے - کادیانی کے ایک فرضی یا مستور حواری ساقر نا رکہنے جو اپنی مراسلت مطبوعہ ضمیمہ پنجاب گزٹ مورخہ ۹ - مارچ ۱۸۹۱ء سیالکوٹ میں اسکی ایک نظیر بتائی ہے اور یہ کہا ہے - اسوقت ایسے شخص کا مجہے خیال آیا جسکے لیے کسی زمانہ میں مکہ شریف سے مولوی صاحبان نے کفر کے فتوی منگوائے تہے - اور جسکی زیارت کے لیے میں علیگڈہ پہچا تہا - اور جسکی صداقت سچی ہمدردی اسلام کا آج ایک عالم معترف ہوا مگر اس حواری کو یہ خیال نہ آیا کہ یہ نظیر فریقین کے نزدیک مسلم نہیں ہے - اس فتوی کا مسلمانونکے نزدیک غلط و نامعتبر ہونا آجتک ثابت نہیں ہوا - اور طرفہ یہ کہ کادیانی بہی اس فتوی کو غلط نہیں سمجھتا اور اوس شخص کو جسکے حق میں فتوی دیا گیا تہا وہ مسلمان خیال نہیں کرتا - اور اس طرفہ پر یہ طرہ ہے - کہ وہ شخص بہی کادیانی کے نئے خیالات سے متفق نہیں اور اسکا خلاف اخبارون میں مشتہر ہو چکا ہے - لہذا کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج سمجہنے میں وہ تمام اہل اسلام سے متفق ہے -

اب اگر وہ حواری اس شخص کو مسلمان جانتا ہے تو اسکے فتوی کو کادیانی کے خلاف میں مان لے اور مثل مشہور ہے سنا نا سو دیاد میں غور کر کے یہ سمجہے کہ ایسا لبرل اور نیچرل خیال کا آدمی بہی کادیانی کے نئے خیالات کو اسلام سے خارج کرتا ہے - تو پہر وہ کیونکر مسلمانی خیال ہو سکتے ہیں - اور اگر کادیانی کی رائے کو اس شخص کی نسبت حق جانتا ہے اور فتوے علماء حرمین کو اسکے حق میں صحیح سمجھتا ہے - تو اس نظیر کو واپس لے - اور اس فتوے کو بلا مزاحمت نظیر مخالف صحیح و خالی از عناد و خطا و طرفداری سمجھے -

## تمہید ختم ہوئی اب فتوی پڑھو -

---

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

# فتوے

## سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ahmadimuslim.de

علماے حفظۂ دین وحماۃ شرع رسول امین میرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں جنکے عقاید و مقالات یہ ہیں جو ان کے تصنیفات وتحریرات سے نقل کئے جاتے ہیں۔ اور مزید تحقیق وتصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات وتحریرات بھی شامل[1] سوال ہیں۔

(۱) ملائکہ[2] ستاروں کی ارواح ہیں۔ وہ ستاروں کے لئے جان کا حکم رکھتے

---

[1] - جہان سایل خود پہنچا وہان اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریون کی ساتھ لے گیا۔ اور ان مضامین کو اصل تصنیفات مین دکھادیا بعض جگہہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بہیجا تو وہان بہی اصل تصنیفات قادیانی کو بہیجا گیا۔ جن علما کے پاس اصل تصانیف نہین پہنچین وہ اس شرط سے مطالبہ کرین کہ بعد ملاحظہ انکو واپس کرین گے تو اُن کے پاس اصل تصنیفات ارسال ہونگی +

[2] یہ عقاید از نمبر اول لغایت ہفتم آپ کے رسالہ توضیح مرام مین موجود ہین جو بہ ترتیب

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ہین - لہذا وہ ان ستارون سے کبھی جدا نہین ہوتے +

توضیح مرام صفحہ ۱۰

رسالہ نہ بترتیب عقاید مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہین ایک - صفحہ ۱۲ میں لکھا ہے کہ اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی مین یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہین وہ کیا شے ہے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونو کے روحانی قواے مین ایک خاص طور پر رکہی گئی ہے جسکے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے - نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی دلسوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے جو ولی اے اللہ اور اسکے مستعد شاگردون مین ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوش کر نورانی قوت کو جو ولی اے اللہ کے نفس پاک مین موجود ہے ان تمام سرسبز شاخون مین پہیلاتی ہے - اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلے درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے - جو اول بندہ کے دل مین بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کہینچتی ہے اور پہر ان دونون محبتون کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکہتی ہین ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق مین پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے -

سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدایش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جبکہ خدا تعالے اپنے ارادہ خاص سے اس مین اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت مین بطور استعارہ یہ کہنا بیجا نہین ہے کہ خدا تعالے کی محبت سے بہری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

## (۲) جبرائیل جسکا سورج سے تعلق ہے وہ بذات خود اور حقیقتہً زمین پر نہیں

توضیح مرام صفحہ ۱۰۷

سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا **تولّد** بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری
ہوئی روح کو خدا تعالےٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر
**ابنیت کا علاقہ** ہوتا ہے۔ اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے
سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں **کہ وہ**
ان دونوں کے لئے **بطور ابن ہے** اور **یہی پاک تثلیث ہے**
جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جسکو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور
پر سمجھ لیا ہے۔ **اور اسکے صفحہ ۲۵** میں لکھا ہے۔ اور یہ کیفیت جو
ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے
اسکو **روح امین** کے نام سے [illegible] **شدید القویٰ**
امن بخشتی ہے۔ اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اسکا نام
بھی ہے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور
نہیں اور اسکا نام **ذوالافق** الاعلیٰ بھی ہے۔ کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائے
درجہ کی تجلی ہے اور **اس کے صفحہ ۲۷** میں لکھا ہے **مسیح اور اس**
**عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اسکو استعارہ کے طور پر ابنیت**
**کے لفظ** سے **تعبیر کر سکتے ہیں**۔ اور **اسکے صفحہ ۲۹** میں لکھا ہے
اسجگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بموقع ہوگا کہ جو کچھ ہمنے روح القدس اور روح الامین
وغیرہ کی تعبیر کی ہے۔ یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہل اسلام ملائک کی
نسبت رکھتے ہیں۔ منافی نہیں ہے کیونکہ **محققین** اہل اسلام ہرگز
اسبات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

اترنا اس کا نزول جو شرع مین وارد ہے اُس سے اس کی تاثیر کا نزول مُراد ہے

توضیح مرام صفحہ ۱

طرح زمین پر اُترتے ہین اور یہ خیال بداہتِ عقل باطل بھی ہے۔ مثلاً فرشتہ **ملک الموت** جو ایک سکینڈ مین ہزارہا لوگون کی جانین نکالتا ہے۔ جو مختلف بلاد و امصار مین ایک دوسرے سے ہزارون کوسون کے فاصلے پر رہتے ہین اگر ہر ایک کے لئے اسکو اسبابا کا محتاج ہو کہ اول پیرون سے چلکر اسکے ملک اور شہر اور گھر مین جاوے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اُسکو موقع ملے تو ایک سکینڈ کیا اتنی بڑی کارگذاری کے لئے کئی مہینون کی مہلت بھی کافی نہین ہوسکتی کیا یہ **ممکن ہے** کہ ایک شخص انسانون کی طرح حرکت کرکے ایک [illegible] مین [illegible] تمام جہان گھوم کر چلا آوے ہرگز نہین **اور اسکے صفحہ ۳۲** مین ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ جسطرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اسکی گرمی اور روشنی زمین پر پھیلکر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیون کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہین یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کرین یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دین درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام مین **مستقر اور قرار گیر ہے**۔ + + + جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتون پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیارون کا اثر ہے۔ ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری روحانی قوتون پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادون کے موافق اپنا اپنا اثر **ڈال رہے ہین**۔ اور **اُسکے صفحہ ۳۸** مین ہے۔ اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستارون سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے



ahmadimuslim.de

MindRoasterMir

ahmadimuslim.de

اور جو صورت جبرئیل وغیرہ فرشتون کی انبیاء دیکہتے تہے وہ جبرئیل وغیرہ کی

توضیح مرام صفحہ ۲۰

نو بہر ان کے تمام قواے مین فرق پڑجائے گا۔ انہین نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین اور جیسے خدا تعالے تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایساہی (مگر اسجگہہ تشبیہ کامل مراد نہین) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کاہی حکم رکہتے ہین۔ **اور انکے جدا ہو جانے** سے ان کی حالت وجودیہ مین **بکلی فساد** راہ پاجانا لازمی وضروری امر ہے اور آجتک کسی نے اس امر مین اختلاف نہین کیا کہ جسقدر آسمانون مین سیارات پائے جاتے ہین وہ کائنات الارض کی تکمیل وتربیت کے لئے ہمیشہ کام مین مشغول ہین ... تمام نباتات وجمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات **اثر پڑرہا ہے** ـــــ **اور اس کے صفحہ ۴۰** مین ہے قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبون کے متعلق ایک ایک روح رکہتے ہین جنکو نفوس کواکب سے ہی نامزد کر سکتے ہین۔ اور جیسے کواکب اور سیارون مین باعتبار ان کے قالبون کے طرحطرح کے خواص پائے جاتی ہین۔ جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسب استعداد اثر ڈال رہے ہین۔ ایساہی ان کے نفوس نورانیہ مین بھی انواع اقسام کے خواص ہین جو باذن حکیم مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا **اثر ڈالتے ہین** اور یہی نفوس نورانیہ کامل بندون پر شکل جسمانی **متشکل** ہوکر ظاہر ہوجاتے ہین۔ اور بشری صورت سے **متمثل** ہوکر دکھائی دیتے ہین۔ اور اسکے **صفحہ ۶۷** مین ہے۔ جسقدر ارواح واجسام اپنے کمالات مطلوبہ تک پہنچتے ہین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

عکسی تصویر تہی جو انبیا کے خیال مین متمثل ہوجاتی تہی جیسی آئینہ مین دیکہنے والے کی

[illegible] صفحہ ۱

ان سب پر تاثیرات سماویہ کام کر رہی ہین۔ اور کبہی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے۔ مثلاً جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیر سے تعلق رکہتا ہے اسکو کئی قسم کی خدمات سپرد ہین اُنہی خدمات کے موافق جو اُسکے نیر سے لئے جاتے ہین سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکہنی چاہیئے) لیکن اسکے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادون اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی اور بڑی بڑی شکلون پر تقسیم ہوجاتا ہے۔ اور اسکے صفحہ ۷۰ مین ہے اس وقت مین کہ جب انسان بوجہ اقتران محبتین روح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئین رکہہ دیتا ہے۔ معاً اُس نالی مین سے فیض وحی اُس کے اندر گر جاتا ہے یا یون کہو کہ اس وقت جبرئیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دلمین ڈالکر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکہہ دیتا ہے تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے جبرئیل نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بہی جبرئیل ہی ہوجاتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بہی روح القدس ہی رکہا جاتا ہے سو یہ نہین کہ فرشتہ انسان کے اندر گہس آتا ہے بلکہ اسکا عکس انسان کے آئینہ قلب مین نمودار ہوجاتا ہے۔ مثلاً جب تم نہایت مصفے آئینہ اپنے موہنہ کے سامنے رکہہ دوگے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینہ کے تمہاری شکل کا عکس

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir
ahmadimuslim.de

صورت متمثل ہو جاتی ہے*

بلا توقف اسمین پڑیگا یہ نہین کہ تہارا منہہ اور تمہارا سر گردن سے **ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینہ مین رکھدیا جائے گا** - بلکہ اس جگہہ رہیگا جہان رہنا چاہئے - صرف اس کا **عکس** پڑے گا بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینۂ قلب کی ہوگی اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا - مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشہ مین دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری مین لگا ہوتا ہے تو اگرچہ اسمین بہی تمام چہرہ نظر آئیگا - مگر ہر ایک عضو اپنی اصلی مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئیگا لیکن اگر تم اپنے چہرہ کو ایک بڑے آئینہ مین دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کی [illegible] سے انعکاس کے لئے کافی ہے - تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائین گے اور **اسکے صفحہ ۷۹** مین ہے - جب جبرئیلی نور خدا تعالے کی کشش اور تحریک اور نفخۂ نورانیہ سے جنبش مین آجاتا ہے تو معاً اسکی ایک **عکسی تصویر** جسکو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے محب صادق کے دل مین **منقش** ہو جاتی ہے - اور اسکی محبت صادقہ کا ایک عرض لازم ٹہر جاتی ہے - تب یہ قوت خدا تعالے کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے - اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکھون کے قائمقام ہو جاتی ہے - اور اسکے الہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیئے کو زور کے ساتھ الہامی خط پر چلاتی ہے - اور **اسکے صفحہ ۸۴** مین لکھا ہے اس جگہہ مین اُن لوگون کا وہم بہی دور کرنا چاہتا ہون جو ان شکوک اور شبہات مین

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۳۳) ملک الموت بھی بذات خود زمین پر اُتر کر قبض ارواح نہین کرتا۔ بلکہ

تتمہ حاشیہ صفحہ ۱۱۱

بتلاہین جو اولیا اور انبیا کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگون کی نسبت کیا خصوصیت ہوسکتی ہے کیونکہ اگر نبیون اور ولیون پر اُمور غیبیہ کھلتے ہین تو دوسرے لوگون پر بھی کبھی کبھی کھلجاتے ہین بلکہ فاسقون اور غایت درجہ کے بدکارون کو بھی سچی خوابین آجاتی ہین اور بعض بڑے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہین کہ آخر وہ سچے نکلتے ہین۔ پس جب کہ ان لوگون کے ساتھ جو اپنے تئین نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی القا کرتے ہین۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہین جو بدچلنیون اور بدمعاشیون مین چٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہین تو نبیون اور ولیون کی کیا فضیلت باقی رہی سو مین اسکے جواب مین کہتا ہون کہ درحقیقت یہ سوال جسقدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے وہ سب درست اور صحیح ہے اور جبریلی نور کا چھیالیسوان حصہ تمام جہان مین پھیلا ہوا ہے جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور بڑے درجہ کا بدکار بھی باہر نہین بلکہ مین یہانتک مانتا ہون کہ تجربہ مین آچکا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریون کے گروہ مین سے ہے۔ جسکی تمام جوانی بدکاری مین ہی گذری ہے۔ کبھی سچی خواب دیکھہ لیتی ہے اور زیادہ تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات مین بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے کوئی خواب دیکھہ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اسکا ہیڈ کوارٹر ہے۔ تمام معمورہ عالم

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

القدس کی تاثیر سے فیض ارواح ہوتا ہے۔

(۴) دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے نجوم کی تاثیرات سے ہو رہا ہے۔

(۵) روح القدس۔ روح الامین۔ شدید القوی۔ ذو الافق الاعلی جنکا ذکر شرع مین وارد ہے۔ وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے جو خدا کی محبت اور اسکے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

(۶) ان دونون محبتون اور اُن سے متولد نتیجہ (روح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

(۷) آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے ہین۔

(۸) آپ ایک معنی سے نبی ہین کیونکہ آپ محدث ہین۔ جنسے خدا تعالے باتین

ahmadimuslim.de

[illegible] صفحہ ۲۸

پر حسب استعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا مین ایسا نہین کہ بالکل تاریک ہو کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنے سی ادنے رشتہ مین ہی ہے اس صورت مین نہایت ضروری تہا کہ تمام بنی آدم پر یہانتک کہ انکے مجانین پر بہی کسیقدر جبرئیل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بہی

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزا کی از نمبر (۱) لغایت (۷) تصدیق ہوئے ویسی ہی یہ بات بہی معلوم ہوئی کہ آپکے نزدیک نبوت اور وحی کی وہی حقیقت ہی جو نیچریون اور برہم سماج والون نے بیان کی ہو کہ نبوت ایک نیچرل امر ہے جس سے کوئی فرد بشر خالی نہین ہے یہانتک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بہی اس سے محروم نہین اور وحی لانیوالا فرشتہ باہر سے نہین آتا بلکہ صاحب وحی کے دل و دماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہی اور جبرئیل یا روح القدس اُسکی ایک صفت کا نام ہے وعلی ہذا القیاس۔

لہ توضیح مرام مین صفحہ ۱۱ سے صفحہ ۲۰ تک کہا ہے اسجگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جاے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کرتا ہے اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ ختم نبوت کا جو قرآن مین ذکر ہے

توضیح مرام صفحہ ۱۸

کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اسکا اول جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولینا نے نبوت شرط نہین ٹھرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانون کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھہ بھی ظاہر نہین کریگا۔ کہ مین مسلمان ہون اور مسلمانون کا امام ہون۔ ماسوا اسکے اس مین کچھہ شک نہین کہ یہ عاجز خدا تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور **محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے**۔ گو اسکے لئے نبوت تامہ نہین مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالے سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اسپر ظاہر کیجاتی ہین اور بعینہ انبیا کیطرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیا کیطرح اسپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئین باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنیوالا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھرتا ہے اور **نبوت کے معنی بجز اسکے اور کچھہ نہین کہ امور متذکرہ بالا اسمین پائے جائین** اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیا پر نازل ہوتی ہے اسپر مہر لگ چکی ہے مین کہتا ہون کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے مگر اس بات کو بحضور دل یاد رکھنا چاہئے۔ کہ یہ نبوت جسکا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہیگا۔ نبوت تامہ نہین بلکہ جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکا ہون وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دوسرے لفظون مین محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو انسان کامل کی اقتدا

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(177)



تو اس سے ویسی نبوت مراد ہے جو حامل وحی شریعت اور جمیع اقسام وحی کی جامع ہو، نہ مطلق نبوت۔

[illegible] صفحہ ۱۲

ے ملتی ہے جو مستجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنے ذات ستودہ صفات حضرت سیدنا و مولینا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم ارشدک اللہ تعالٰے ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوة الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوة الا نوع واحد وھی المبشرات من اقسام الرؤیا الصادقة والمکاشفات الصحیحة والوحی الذی ینزل علی خواص الاولیاء والنور الذی یتجلی علی قلوب قوم موجع فانظر ایها الناقد البصیر المتفہم من هذا سد باب النبوة [illegible] ملة* لوحی التشریعیة قد انقطعت ولکن النبوة التی لیس فیها الا المبشرات فھی باقیة الی یوم القیمة واما النبوة التی تامة کاملة جامعة لجمیع کمالات الوحی فقد امنا بانقطاعها من یوم نزل فیه وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اب اور اس سے بڑھکر سنئیے۔ اپنے **ازالہ کے صفحہ ۵۳۲** مین آپ لکھتے ہین۔ ”ہان یہ سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے۔ مگر اسکو امتی کرکے بھی بیان کیا گیا ہے × × اب ان تمام اشارات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوت تامہ کے صفت سے متصف نہین ہوگا۔ ہان نبوت ناقصہ

* ان دونون مقام مین آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے۔ پہلی جگہہ ”ہذا“ معرفة کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوة) لائے ہین۔ اور اگر یہہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (یعنی الذی) ندارد ہے۔ دوسری جگہہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تہا ”اما النبوة التی ہی تامة“۔ جس شخص کی عربیت مین یہ مبلغ علم ہوگا وہ قرآن و حدیث سے استخراج دقائق و معارف کیا کریگا اگر کسی الہام و علم لدنی اسکا مددگار ہوگا تو کہا جائیگا کہ وہ الہام علم لدنی صحت الفاظ مین کیون اسکا مددگار نہوا۔ اور ایسی فاش غلطیون سے اسکو کیون نہ بچا سکا +

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۹) آنے والے مسیح ابن مریم جنکی بشارت حدیثون مین وارد ہے اور اہل اسلام کو انکا انتظار رہا وہ آپ ہی ہین نہ عیسے بن مریم اسرائیلی نبی۔ کیونکہ وہ صلیب پر چڑہایا گیا اور بعد اسکے وہ فوت ہوکر بہشت مین داخل ہوگیا ہے لہذا اب وہ دُنیا مین نہین آسکتا۔

(۱۰) آینوالے مسیح کے جو صفات احادیث مین وارد ہین کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کریگا۔ اور وہ دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا۔ اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کریگا۔ اور وہ صلیب کو توڑیگا۔ اور وہ خنازیر کو قتل کریگا۔ اور اُس کے وقت مین مال کثرت سے ہوگا وہ لوگون کو مال کی طرف بلائیگا تو کوئی قبول نہ کریگا۔ کافر اسکی خوشبو سے مرجائیگا۔ اور اُسکے وقت مین یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ انمین بعض صفات صحیح ہین اور بعض احادیث مین اُن کا

ahmadimuslim.de

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۵

اس مین پائی جائیگی جو دوسرے لفظون مین محدثیت کہلاتی ہے۔ اور نبوت تامہ کی شانون مین سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے سو یہ بات کہ اسکو امتی بھی کہا اور نبی بھی اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ دونون شانین امتیت اور نبوت اسمین پائی جائینگی جیساکہ محدث مین ان دونون شانون کا پایا جانا ضروری ہے لیکن صاحب نبوت تامہ تو صرف ایک شانِ نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونون رنگون سے رنگین ہوتی ہے۔ اسلئے خدا تعالے نے براہین احمدیہ مین بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکہا اور نبی بھی۔ اس عبارت مین تو آپنے اپنے آپ کو کہلانبی کہدیا ہے۔ اب اس سے بڑہکر سُنئے رسالہ ازالہ آپنے چھپوایا تو اُسکے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے۔ از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی۔ اخیر میں تو آپنے رسالت کا بھی دعوی کیا۔ اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول ہی ہین۔ اس صورت مین ایکا شعر من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب مین جو صفحہ مین منقول ہے دعوی رسالت سے انکار کرنا صرف مسلمانون کو دہوکہ دینا ہے درحقیقت آپکو رسالت کا بھی دعوی ہے۔ شاید چند مدت کے بعد کسی کتاب آسمانی کا بھی دعا ہو۔ ۔۔۔ بھی ورنہ سلسلہ ازالہ کے صفحہ ۶۷۳ مین

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

سلہ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین ہے۔ مجددات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا

178



## ذکر ہے وہ موضوعات ہین ۔ اور بفرض صحت کل یہہ صفات سب کی سب بحسب تاویل وتفصیل

تفہیمات ... حاشیہ صفحہ ۱۱۶ : انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آبا گزر گئے اور بیشمار روحین اوسکی شوق ہی مین سفر کر گئین ۔ وہ وقت تم نے پالیا × × × × مین وہی ہون جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بہیجا گیا ۔ تا دین کو تازہ طور پر دلونمین تازہ کردیا جائے ۔ اور اسکے صفحہ ۱۵ مین ہے مسیح جو آنے والا تہا یہی ہے چاہو تو قبول کرو ۔ اور اسکے صفحہ ۲۵ مین لکہا ہے بلکہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل کردیا ۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی ۔ اسلئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچگیا ۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کرکے آسمان کی طرف اُٹہا یا گیا ۔ اور اپنے رسالہ ازالہ کے صفحہ ۳۷ مین مسیح کا سولی پر چڑہا یا جانا اس تفصیل وتشریح سے بیان کیا ہے [illegible] صفحہ [illegible] مین ہے

۱ موضوعیت احادیث بعض صفات مسیح کا دعوے آپ کی تصنیفات کتب مین بہت جگہہ پایا جاتا ہے ۔ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۰ مین آپ لکہتے ہین ۔ خیال مذکور [یعنے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا] جو کچہہ عرصہ سے مسلمانون مین پہیل گیا ہے صحیح طور پر ہماری کتابون مین اسکا نام ونشان نہین بلکہ احادیث نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے جسکے ساتہہ بیجا حاشیئے لگا دیئے ہین ۔ اور بڑے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے ۔ اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۴ مین لکہا ہے ۔ اور اس مقام مین زیادہ تر تعجب کی یہ جگہہ ہے کہ امام مسلم صاحب تو یہہ لکہتے ہین کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکہا ہوگا مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کے رو سے مشرف باسلام ہوگیا ۔ پہر مسلم صاحب لکہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال معہود بادل کی طرح جسکے پیچہے ہوا ہوتی ہے پہر جائیگا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

ذیل آپ مین پائے جاتے ہین مثلاً اس کے ابن مریم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ وہ ابن

مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچہہ زیادہ نہین چل سکا
جیساکہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے ایسا ہی کسی نے اسکی پیشانی پر ک ف ر
لکہا ہوا نہین دیکہا x x x اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر
لکہا ہوا ہوگا تو پہر اوائل دنون مین ابن صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کیون شک اور تردد مین رہے اور کیون یہ فرمایا* کہ شاید یہی دجال معہود ہو
اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اسوقت تک ک ف ر
اسکی پیشانی پر نہین ہوگا۔ مین سخت متعجب اور حیران ہون کہ اگر یہی مجہ دجال معہود
آخری زمانہ مین پیدا [illegible] مسیح ابن مریم بھی آسمان سے
اترین تو پہر قبل از وقت یہہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیون ہوئے۔ اور زیادہ تر
عجیب یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا کام بہی نہین دکہایا کہ جو دجال معہود کی نسبت
نبوت مین سے سمجہا جاتا ہے۔ یعنی یہہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتہہ ہونا۔ اور
خزانون کا پیچہے پیچہے چلنا۔ اور مُردون کا زندہ کرنا۔ اور اپنے حکم سے مینہہ برسانا
اور کھیتون کو اُگانا۔ اور ستر باع کے گدہے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات یہ
درپیش آتی ہین کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی اُن حدیثون کو صحیح سمجہین جو دجال کو آخری
زمانہ مین اوتار رہی ہین تو یہ حدیثین اُنکی موضوع ٹہرتی ہین۔ اور اگر ان حدیثون کو
صحیح قرار دین تو پہر اُنکا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے۔ اگر یہہ متعارض و متناقض حدیثین
صحیحین مین نہوتین صرف دوسری صحیحون مین ہوتین تو شاید ہم ان دونون کتابون
کی زیادہ تر پاس خاطر کرکے ان دوسری حدیثون کو موضوع قرار دیتے۔ مگر اب مشکل

* آنحضرت نے یہ کہین نہین فرمایا یہہ قادیانی کا محض افترا ہے۔

MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de
ahmadimuslim.de

مریم کی خاصیت پر اور اسکا مثیل ہوگا اور اسکے نزول سے روحانی نزول مُراد ہے۔ اور دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ مُراد ہے جو دمشق کی جانب مشرقین

تو یہ آپڑی ہے کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈالکر گرداب حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کسکو صحیح سمجھیں اور کسکو غیر صحیح۔ تب عقل خداداد ہمکو یہ طریق فیصلہ کا بتلاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اعتراض نہیں انہیں کو صحیح سمجھنا چاہئیے۔

**۱ فتح الاسلام کے صفحہ ۱۱ مین** ہے اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح بن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی [illegible] آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر ہے جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے۔ آپ کا ایک حواری اپنے رسالہ

**قول فصیح کے صفحہ ۲ مین** کہتا ہے وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہی مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورہ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے وہ زمین کی آنکھہ مین چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے۔ مگر اُسکی پاک روح پورے اٹھارہ سال کا دورہ آسمانوں کا کر آتی ہے*

**۲ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۸۶ مین** لکھا ہے ایکمرتبہ مین نے اس مسجد کی تاریخ جسکے ساتھہ میرا بمکان ملحق ہے الہامی طور پر معلوم کرنی چاہی تو مجھے الہام ہوا مبارک و مبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ۔ یہ وہی مسجد ہے جسکی نسبت مین اپنے رسالہ مین لکھہ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبہ کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے اس مسجد کے قریب اور اسکے شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سید و مولیٰ صلعم کی پیشگوئی کا مفہوم ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم

* جیسا کہ علماء اہل اسلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنیکا اعتقاد ہے

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

واقع ہوا ہے۔ اور زرد کپڑون سے یہہ مراد ہے کہ اسکی حالت صحت ۵ اچھی نہوگی (جو آپ مین موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہین)

اور دجال سے دنیا پرست ایکچشم جو دین کی آنکھین نہین رکھتے ۶ مراد ہین۔ اور

---

تفسیر حاشیہ صفحہ ۱۴۷

اور ازالہ کے صفحہ ۱۵۸ مین ہے ۵ از کلمۂ منارہ شرقی عجب مدار
چون خود ز مشرق ست تجلی نیرم ☆ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ☆ عیسےٰ کجاست
تا بنہد پا بمنبرم ☆

۵ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۱۹ مین ہو اور پہر فرمایا کہ جسوقت وہ اتریگا اس وقت
اسکی زرد پوشاک ہوگی یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اسنے پہنے ہوے ہونگے۔
یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسکی صحت کی حالت اچھی نہین
ہوگی ☆

۶ آپ نے فتح الاسلام کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے۔ اور ہر یک
حق پوش دجال دنیا پرست یکچشم جو دین کی آنکھ نہین رکھتا۔
حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ اور اپنے ازالہ کے
صفحہ ۱۴۶ مین آپ لکھتے ہین۔ مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے
کہ دجال سے مراد با اقبال قومین ہون۔ اور گدہا ان کا یہی ریل
ہو۔ جو مشرق اور مغرب کے ملکون ہزارہا کوس تک چلتی دیکھتے ہو۔

---

☆ اس کلمہ سے جو حضرت عیسی کی توہین مفہوم ہوتی ہے وہ علماء اہل افتا کی توجہ کے لائق ہے کیونکہ
منبر سے مراد مرتبہ ہے نہ لکڑی یا پتھر کا منبر اسلئے کہ منبر آپ نہین رکھتے اور نہ کبہی اسپر بیٹھنا انکو آجتک
نصیب ہوا ہے۔ لہذا اس شعر کا مطلب ہے کہ عیسی کہان یعنی کیا رتبہ رکھتا ہے کہ وہ میرے منبر یعنے رتبہ کو پہنچ سکے۔

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(۱۸۰)



انکے قتل سے انکا حجت و دلیل سے مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین - یا دجال سے باجبال قومین (یعنے انگریز وغیرہ) مراد ہین اور اسکے گدہے سے ریلگاڑی مراد ہے - سو ان لوگون کو آپ دلائل سے مغلوب کر رہے ہین -

اور صلیب توڑنے سے اعتقاد صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے جو آپ کر رہے ہین نہ ہاتھ یا ہتھوڑہ سے صلیب کو توڑنا - اور خنازیر سے خنزیر صفت انسان مراد ہین - اور ان کے قتل سے انکا مغلوب کرنا جو آپ کر رہے ہین نہ ظاہری خنزیرون کا جنگلون مین شکار کرتے پہرنا جو کسی نبی کی شان نہین ہے -

اور مال کے بہت ہو جانے اور کسیکے اس مال کو قبول نکرنے سے یہہ مراد ہے

[illegible] اپنے فتح الاسلام کے صفحہ [illegible] مین لکھا ہے اور اسکی [illegible]

مسیح کے نام پر یہہ عاجز بہیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو مین صلیب کے توڑنے اور خنزیرون کے قتل کرنے کے لئے بہیجا گیا ہون - اور **توضیح مرام** کے **صفحہ ۱۳** مین کہتا ہون کہ صلیب کے توڑنے سے مراد کوئی ظاہری جنگ نہین بلکہ روحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اور اسکا بطلان ثابت کر کے دکہا دینا مراد ہے × × × اور خنزیرون سے مراد وہ لوگ ہین جنہین خنزیرون کی عادتین ہین وہ زور حجت اور دلیل سے مغلوب کئے جائینگے اور دلائل بینہ کی تلوار انہین قتل کریگی نہ یہہ کہ **ایک پاک نبی جنگلون مین خنزیرون کا شکار کرتا پہریگا**

۵۳ و ۵۱ یہ دونون مرادین ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بہوپال نے آپ کی روح القدس سے فیض پاکر اور قدرت قادیانی سے مستفیض ہوکر بیان کی ہین

صفحہ تینتیس چنانچہ اسکے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۵۵ مین ہے جہٹی صفت اسکی

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

جو آپ سے ہو رہا ہے کہ آپ مخالفین اسلام کو مقابلہ اسلام پر اشتہار کے ذریعہ سے روپیہ دینے کا وعدہ کر رہے ہین اور کوئی شخص وہ روپیہ نہین لیتا۔ اور نہ اسکا مقابلہ کرتا ہے یہہ ہی مقابلہ سے عاجز آنا کفار کی موت ہے جو آنیوالے مسیح کے خوشبو کے لئے لازمی صفت ٹہرائی گئی ہے اور وہ آپ (مرزا) مین موجود ہے۔ اور یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس ۵۲

حاشیہ [illegible]

یہ ہو کہ لوگون کو مال کی طرف بلادیگا اور کوئی قبول نکرے گا۔ پڑہو اسحدیث کو کیدعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ تم سمجہے اسکے کیا معنے ہین۔ ایک معنی یہ ہی ہین جو ذیل مین لکہے جاتے ہین۔ اس مسیح وقت اول تو دسہزار روپیہ کا اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دنیا کی اطراف مین مشتہر کیا ہے۔ اور ثانیاً پانسو روپیہ کا اشتہار مندرجہ کحل الجواہر شائع کیا ہے۔ اور ثالثاً ایک [illegible] ہین۔ اور اسکے صفحہ ۵۹ مین کہا ہے۔ نوان نشان اسکا یہ ہو کہ کوئی مخالف اسکے مقابلے مین ٹہیر نہین سکتا ہر چند کہ اشتہار دیئے جاتے ہین کہ اگر تمکو شک ہو مقابلے کے لئے آؤ لیکن کوئی مخالف مقابلے پر نہین آتا اسکے مقابلے سے ہر مخالف پر موت ہی آجاتی ہے صَدَقَ رَسُوْلُہُ الْکَرِیْمُ فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ مِنْ رِیْحِ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُہٗ یَنْتَہِیْ حَیْثُ یَنْتَہِیْ طَرَفُہٗ رواہ مسلم

۵۲ یہ مراد پہلے تو آپنے مسیح موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جمونی بہیروی کے ذریعہ سے اسکے رسائل فصل الخطاب و تصدیق براہین احمدیہ مین مشتہر کرائے۔ اور اس سے گویا آپنے مسیح موعود بننے کی پٹڑی جمائی تہی۔ پہر جب دیکہا کہ یہہ مراد ان کے حواریون مین تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہین ہوئی تو خود اس مراد کا اظہار کردیا اور اپنے ازالہ کے صفحہ ۵۰۸ مین لکہدیا ہے "ان دونون قومون سے مراد انگریز و روس ہین"!

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

181

مراد ہین جو آپکے وقت مین موجود ہین۔ اور آنیوالے مسیح کی بعض صفات ایسے بیان ہوئے ہین کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اسرائیلی نبی مین پائی نہین جاتین وہ صرف آپ ہی مین متحقق ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنیوالے مسیح آپ ہین نہ عیسے ابن مریم اسرائیلی نبی۔

مثلاً (۱) اسکا گندم رنگ ہونا اور اسکے بالون کا سیدہا ہونا جو آپ ہی مین پایا جاتا ہے کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ تھے اور ان کے کہونگروالے بال تھے۔ (۲) آنیوالے مسیح کو احادیث مین ایک مرد مسلمان مسلمانون کا امام آنحضرت کی امت بتایا گیا ہے جو آپ ہی ہین

سلہ وسلہ توضیح مرام مین بصفحہ ۱۶ آپنے لکہا ہے* ختم المرسلین نے مسیح اول اور مسیح ثانی مین مابہ الامتیاز قائم کرنیکے لئے صرف یہی نہین فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے حقوق حاصل کریگا اور مسلمانون کیطرح صوم و صلوٰۃ وغیرہ احکام شرعی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا۔ اور انکا امام ہوگا اور کوئی جدا گانہ دین نہ لائیگا اور کسی جدا گانہ نبوت کا دعوے نہین کریگا بلکہ یہ بہی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اول اور مسیح ثانی کے حلیہ مین بہی فرق بیّن ہوگا۔ چنانچہ مسیح اول کا حُلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات مین نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سُرخ رنگ کہونگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے دیکہو صحیح بخاری صفحہ ۴۸۹ لیکن اسی کتاب مین مسیح ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گون ہے اور اُسکے بال کہونگر والے نہین ہین۔ اور کانون تک لٹکتے ہین۔ اب ہم سوچتے ہین کہ کیا یہ دونون ممیّز علامتین جو مسیح اول اور ثانی مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہین کافی طور پر یقین نہین دلاتین کہ مسیح اول اور ہی اور مسیح ثانی اور ہے اور ان دونون کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف

* آپ جس کو آنحضرت کو ختم المرسلین سمجھتے ہین اسکا بیان صــ مین ہوچکا ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

میں پایا جاتا ہے۔

[illegible]

استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے یہ
ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے
مستحق ہو سکتے ہیں؟ اور آپ نے **ازالہ کے صفحہ ۱۵۷** میں لکھا ہے **شعر** موعودم
و بحلیۂ ماثور آمدم ٭ حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم ٭ رنگم چو گندم است و بمو فرق
بین است ٭ زانسان کہ آمدست در اخبار سرورم ٭ این مقدمم نہ جائے شکوک است
والتباس ٭ سید جدا کند ز مسیحائے احمرم ٭ اور آپ **توضیح مرام** میں فرماتے
ہیں۔ اس بارہ میں نہایت صاف اور واضح حدیث نبوی وہ ہے جو امام **محمد**
اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے
لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما مکم
منکم یعنی اسدن تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں اتریگا وہ کون ہے وہ تمہارا
ہی ایک امام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا پس اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے صاف فرما دیا کہ ابن مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح ابن مریم ہی اتر آئیگا بلکہ یہ ایک
استعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک
امام ہوگا جو ابن مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائیگا" اور آپ نے **ازالہ میں بصفحہ ۱۴۷**
کہا ہے کہ آنحضرت صلعم لفظ ابن مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا امام ہوگا۔
جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وہم
کو دفع کرنے کے لئے جو ابن مریم کے لفظ سے دلوں میں گذر سکتا تھا بعد کے لفظوں
میں بطور تشریح فرمایا کہ اسکو سچ مچ ابن مریم ہی نہ سمجھ لو بلکہ ھو امامکم منکم
اور اسی میں **بصفحہ ۲۰۱** اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے تمہارا اسدن کیا حال

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir　　ahmadimuslim.de

182



(۳) آنیوالے مسیح کا نسب حدیث مین فارسی الاصل بیان ہوا ہے جو صرف آپ مین پایا جاتا ہے نہ مسیح بن مریم مین ۔ (۱۱) دجال موعود کی نسبت جو احادیث مین آیا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کریگا اور اسکے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ مشرکانہ اعتقاد ہے اور توحید

[illegible]

ہوگا ۔ جبکہ ابن مریم تم مین نازل ہوگا ۔ اور تم جانتے ہو کہ ابن مریم کون ہے وہ تمہارا ہی ایک امام ہوگا ۔ اور تم مین سے ہی (اے امتی لوگو) پیدا ہوگا ۔ ان احادیث مین جو تصرف آپنے کیا ہے ۔ اور ان کے معانی کے بیان مین جس افترا سے کام لیا ہے اسکا بیان جواب کے ضمن مین بصفحہ ( ) وصفحہ ( ) آئیگا انشاء اللہ تعالے

۵۱ آپ فتح الاسلام مین بصفحہ ۱۴ فرماتے ہین تب فارس کی اصل مین سے ایک ایمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا ۔ اگر ایمان ثریا مین معلق ہوتا تو وہ اُسے اُس جگہ سے بھی پالیتا ۔ آپکا اپنی تصنیف مین اپنی اس خیالی حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل [illegible] اور مسیح موعود ہونیکا دعوے کرنا ۔ صاف بتاتا ہے کہ آنیوالے مسیح کا آپکے نزدیک فارسی الاصل ہونا آنحضرت کی زبان سے بیان ہوا ہے ایسا ہی آپکے ہوا خواہ حواری نے آپکو کلام سے سمجھا چنانچہ اپنے رسالہ اعلام الناس کے صفحہ ۴۵ مین کہا ہے نسب اسکا صحیح مسلم وغیرہ مین یہ لکھا ہے لو کان العلم معلقا بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس ۔ ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرانی کے موافق عمل کریگا اور مسلمانون کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانون مین پیدا ہوگا اور انکا امام ہوگا ۔ اور کوئی جداگانہ دین نہ لاویگا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعوے نہین کرے گا یہ سب صفات اس مسیح الزمان مین موجود ہین" ۔

۵۱ آپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۲۸ مین لکھا ہے جب ہم ان دوسری حدیثون کو دیکھتے ہین جو دجال معہود کے ظاہر ہونیکا وقت اس دنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہین تو وہ سراسر

* خیالی حدیث اسلئے کہا گیا ہے کہ واقعی حدیث کے الفاظ اور ہین

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

قرآن کی مخالف۔

[illegible] حاشیہ صفحہ ۱۲۵

ایسے مضامین سے بہری ہوئی معلوم ہوتی ہین کہ جو نہ عند العقل درست و صحیح
ٹہر سکتی ہین اور نہ عند الشرع اسلامی توحید کے موافق ہین۔ چنانچہ ہمنے قسم ثانی کے ظہور
دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکہکر معہ اسکے ترجمہ کے ناظرین کے سامنے رکہہ
دی ہے۔ ناظرین خود پڑہکر سوچ سکتے ہین کہ کہانتک یہہ اوصاف جو دجال معہود کی نسبت
لکہی ہے عقل اور شرع کے مخالف پڑی ہوئی ہین۔ یہ بات بہت صاف اور روشن
ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اسکے ظاہری معنون پر حمل کر کے اسکو صحیح اور فرمودہ
خدا اور رسول مان لین تو ہمین اسبات پر ایمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک
قسم کی قوت خدائی دیجائیگی اور زمین و آسمان اسکے ہاتھ مین ہونگے اور خدا تعالی کیطرح
فقط اسکے ارادہ سے سب کچہہ ہوتا جائیگا بارش کو کہیگا ہو تو ہو جائیگی۔ بادلون کو حکم دیگا
کہ فلان ملک کیطرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائینگے زمین کے بخارات اسکے
حکم سے آسمان کی طرف اُٹہینگے اور زمین کو کیسی ہی کلر و شور ہو فقط اسکے اشارہ سے
عمدہ اور اول درجہ کی زراعت پیدا کریگی غرض جیسا کہ خدا تعالے کی شان ہے
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اسیطرح وہ بہی کن فیکون
سے سب کچہہ کر دکہائیگا مارنا۔ زندہ کرنا اسکے اختیار مین ہوگا بہشت اور دوزخ اس کے
ساتھ ہونگے۔ غرض زمین و آسمان دونون اسکی مٹہی مین آجائینگے۔ اور ایک عرصہ تک جو چالیس
برس یا چالیس دن ہین بخوبی خدائی کا کام چلائیگا۔ اور الوہیت کے تمام اختیار و اقتدار
اس سے ظاہر ہونگے۔ اب مین پوچہتا ہون کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظون
سے نکلتا ہے اوس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمین دیتا ہے
کیا صدہا آیات قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ ناطق ہمین سناتین کہ کسی زمانہ مین بہی خدائی
کے اختیارات انسان ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت کو حاصل نہین ہوسکتے کیا

MindRoasterMir ahmadimuslim.de ahmadimuslim.de

183

(۱۲) حضرت مسیح کی نسبت مسلمانون کا یہہ اعتقاد کہ وہ زندہ آسمانون پر اٹھائے گئے
ہین اور ابتک وہان زندہ موجود ہین۔ اور وہ اپنی دنیاوی زندگی مین مُردون کو زندہ کرتے
اور مادر زاد اندہون کو اور کوڑہی کو اچھا کرتے اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند
بنجاتا احمقانہ اور مشرکانہ اعتقاد ہے اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف روح آسمان پر

---

تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۲۶

مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید ایک سیاہ دہبہ ہنین لگاتا۔ اور اس کے
**صفحہ ۱۳۱ ۲۳** مین اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کرکے لکھتے ہین۔ سوچنا
چاہئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے کچھ انتہا ہی ہے افسوس کہ ان لوگون کے دلون پر کیسے پردے پڑگئے کہ انہون
نے استعارات کو حقیقت پر حمل کرکے ایک طوفان شرک کا برپا کردیا ہے اور باوجود قراین قویّہ
کے ان استعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت مین قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لیکر کھڑا ہے“

۱ اشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء مین آپنے حضرت مسیح کی زندگی کے اعتقاد کو شرک کا ستون قرار دیا اور
یہ ہمارا گذشتہ علماء [illegible] خیال کیا اور یہ اعتقاد مسلمانون اور عیسائیون دونون [illegible]
برخلاف کتاب اللہ ٹہرالیا ہے سُستی فرما تے ہین لیکن افسوس کہ ہمارے گذشتہ علماء نے عیسائیون کے مقابل
پر کبھی اس طرف توجہ نکی حالانکہ اس ایک ہی بحث مین تمام بحثون کا خاتمہ ہو جاتا ہے عیسائی مذہب
کا ستون جسکی پناہ مین آج انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکہ اور روس وغیرہ کے عیسائی۔ ربنا المسیح
ربنا المسیح پکار رہے ہین۔ صرف ایک یہی بات ہے اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانون اور عیسائیون
نے برخلاف کتاب الٰہی یہ خیال کرلیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدت دراز سے زندہ چلا آتا ہے اور کچھ شک
نہین کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیال باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا ملکلخت مخلوق پرستی سے پاک
ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ ایک ہی مذہب توحید مین داخل ہوکر بھائیون کیطرح
زندگی بسر کرین لیکن ہمنے حال کے مسلمانون مولویون کو خوب آزمالیا ہے وہ اس ستون کے ٹوٹ
جانیسے سخت ناراض ہین۔ اور درپردہ مخلوق پرستی کے موید ہین۔

۲ اور ازالہ مین بصفحہ ۱۴۱ مذکور ہے۔ انجیل کو پڑہکر دیکھلو کہ یہی اعتراض ہمیشہ مسیح پر


ahmadimuslim.de

اُٹھائی گئی ہے جیسا کہ اَور انبیا کی۔ اور ان کے مردوں کو زندہ کرنے اور اندہے کوڑہی کو اچہا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

(۱۳۲) حضرت عیسے علیہ اسلام کا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

نقل حاشیہ صفحہ ۱۲۸

رہا کہ اسنے کوئی معجزہ تو دکہایا ہی نہین یہہ کیسا مسیح ہے کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سُناتا اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ مین تو دوزخ سے آیا ہون تم جلد ایمان لے آؤ اگر مسیح صاف طور پر یہودیوں کے باپ دادے زندہ کرکے دکہادیتا اور ان سے گواہی دلواتا تو بہلا کسکو انکار کی مجال تہی غرض پیغمبروں نے نشان تو دکہائے مگر کبھی [illegible] آیا بلکہ مردوں کو زندہ ہونے کے لئے بہت سا آبحیات خدا تعالے نے اس عاجز کو بھی دیا ہے بیشک جو شخص اسمیں سے پیئے گا زندہ ہو جائیگا۔ بلاشبہ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہون اور اندھے آنکہین نہ کہولین اور مجذوم صاف نہون تو مین خدا تعالے کی طرف سے نہین آیا۔ اور اسکے صفحہ ۲۹۵ مین ہے بعض لوگ موحدین کے فرقہ مین سے بحوالہ آیت قرآنی یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ حضرت مسیح بن مریم انواع واقسام کے پرندے بناکر اور ان مین پہونک مارکر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت مین مثیل مسیح ہونیکا دعوے ہے تو پہر آپ بہی کوئی مٹی کا پرندہ بناکر پہر اسکو زندہ کرکے دکہلائیے۔ ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس مین ایسا لکہا ہے متشابہات مین سے ہین اور ان کے یہہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالے نے اپنے ارادہ اور اذن سے حضرت عیسی کو صفات خالقیت مین شریک

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات خاصہ الوہیت بھی دوسرون کو دیسکتا ہے تو اس سے اسکی خدائی باطل ہوتی ہے

اور صفحہ ۳۰۲ مین ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنون مین ایسے امور کیطرف لوگون کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم مین سے اور در اصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے وہ لوگ جو فرعون کے وقت مین مصر مین ایسے ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے انکو زندہ جانورون کی طرح چلا دیتے تھے وہ حضرت مسیح کے وقت مین عام طور پر یہودیون کے ملک مین [illegible] پھیل گئے تھے اور یہودیون نے انکے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے جیسا کہ قرآن کریم بھی اسبات کا شاہد ہے سو کچھ تعجب کی جگہہ نہین کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دیدی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ھے یا اگر پرواز نہین تو پیرون سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھہ بائیس ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہین اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جسمین کلون کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتون کے بنانے مین عقل تیز ہو جاتی ہے اور صفحہ ۳۰۵ مین ہے ماسوا اسکے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور مین آسکین کیونکہ

[illegible]

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de

(189)

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹

عمل الترب مین جسکو زمانہ حال مین مسمریزم کہتے ہین ایسے ایسے عجائبات ہین کہ اُسمین پوری پوری مشق کرنیوالے اپنی روح کی گرمی دوسری چیزون پر ڈالکر اُن چیزون کو زندہ کے موافق کر دکہاتے ہین۔ انسان کی روح مین کچہہ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بیجان ہے ڈال سکتی ہے تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتے ہین جو زندون سے صادر ہوا کرتے ہین۔ اور صفحہ ۳۰۶ مین مگر یاد رکہنا چاہیئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جاوے اور عمل الترب سے اپنے روح کی گرمی اسکو پہنچائی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہین ہوتا بلکہ بدستور بیجان اور جماد ہوتا ہے صرف عامل کی روح کی گرمی بارود کی طرح اسکو جنبش مین لاتی ہے اور صفحہ ۳۰۹ مین ہے بہرحال مسیح کی یہہ تربی کارروائیان زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تہین - مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ عمل ایسا قدر کے لایق نہین جیساکہ عوام الناس اسکو خیال کرتے ہین اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالے کے فضل و توفیق سے امید قوی رکہتا تہا کہ ان اعجوبہ نمائیون مین حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے جسپر ہمارے نبی صلعم نے قدم مارا ہے اور حضرت مسیح نے بہی اس عمل جسمانی کو یہودیون کے جسمانی اور پست خیالات کیوجہ سے جو ان کے فطرت مین مرکوز تہی باذن و حکم الہی اختیار کیا تہا ورنہ دراصل مسیح کو بہی یہ عمل پسند نہ تہا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت برا خاصہ یہہ ہے کہ جو شخص اپنے تئین اس مشغولی مین ڈالے اور جسمانی مرضون کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتون کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی ان روحانی تاثیرون مین جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریون کو دور کرتے ہین بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir　ahmadimuslim.de

(185)

اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا قانون قدرت (یعنے نیچر) کے برخلاف ہے اور خدا تعالے

(صفحہ ۱۲۹)

مقصد ہو اسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہو یہی وجہ ہو کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیمارون کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتون کے کامل طور پر دلونمین قائم کرنے کے بارے مین اُنکی کارروائیون کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زندہ ہوتی تہے یعنے وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے زندہ ہو جاتے تہے وہ بلا توقف چند منٹ مین مر جاتی تہے کیونکہ بذریعہ عمل الترب روح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان مین پیدا ہو جاتی ہتی ورا سکے صفحہ ۳۲۲ مین ہے غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان مین پہونک مار کر اہنین سچ مچ کے جانور بنا دیتا تہا نہین بلکہ صرف عمل الترب تہا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تہا × × بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کہیل کی قسم مین سے تہا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی ہتی ‘‘

۱۵ توضیح کے صفحہ ۹ مین آپ لکھتے ہین کفار مکہ نے ہمارے سید و مولی حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا تہا کہ آسمان پر ہمارے روبرو چڑہین اور روبرو ہی اُترین اور اُنہین جواب ملا تہا کہ قل سبحان ربی یعنے خدا تعالے کی شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کہلے کہلے خوارق اس دار الابتلا مین دکہاوے اور ایمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے اب مین کہتا ہون کہ جو امر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو افضل الانبیا ہین جائز نہین اور سنت اللہ سے باہر سمجہا گیا وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور صفحہ ۶ مین لکہتے ہین قانون قدرت ہی اسی کو چاہتا اور اُسی کو مانتا ہے اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۴ مین لکہتے ہین ماسوائے اسکے اور کئی طریق سے ان پُرانے خیالات پر سخت اعتراض ہیں کے وارد ہوتے ہین جنسے دلجمعی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی × × از انجملہ ایک یہ اعتراض

ahmadimuslim.de
MindRoasterMir ahmadimuslim.de

کا ایسے خوارق دنیا میں دکھانا اپنی حکمت اور ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(۱۴) لیلۃ القدر سے جسکا ذکر قرآن میں ہے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے

نقل از ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۱

کر نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اسبات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جسمیں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسقدر لغو خیال ہے + حاشیہ ۞ — اس جگہہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلعم کا معراج اس جسم کے ساتھہ کیونکر جائز ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھہ نہیں تہا بلکہ وہ نہایت اعلے درجہ کا کشف تہا — اور اسکے صفحہ ۴۶ ا میں ہے۔ پہر مسیح کے بارے میں یہہ بہی سوچنا چاہئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسینگے۔ کہ جبکہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اوپر کیطرف جانا موت کا موجب ہے تو حضرت مسیح اس جسم عنصری کے ساتھہ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے۔

ط آپ فتح الاسلام میں بصفحہ ۵۴ لکہتے ہیں تم سمجہتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکہا گیا ہے — مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے — یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے

ahmadimuslim.de

MindRoasterMir ahmadimuslim.de